ڈاکٹر حافظ عبدالغفور قاری۔ اسسٹنٹ پروفیسر
شعبۂ دینیات۔ اسلامیہ کالج پشاور یونیورسٹی

قسط ۲

حضرت اخوند درویزہؒ کے حالات اور تصانیف

آپ کے بزرگوں میں سب سے پہلا شخص جو لمغانی کی جانب سے ننگرہار آیا۔ وہ جیون[۱] بن جنتی تھا۔ آپ کے جدِّ اعلیٰ جیون بن جنتی سفید ریش اور گھنی داڑھی والے بزرگ تھے۔ ساتھ ہی دولت مند اور سخی بھی تھے۔

۹۲۰ھ ۱۵۱۴ء میں جب یوسف زئی افغانوں نے سوات اور بونیر کے علاقے پر قبضہ کیا تو تقسیم میں شیخ سعدی کو جو اس وقت کی نہایت معزز، متقی اور با اثر شخصیت تھی۔ شیخ ملی[۲] نے خود اراضی کی تقسیم کرتے ہوئے ان کی بزرگی کے پیش نظر تیس آدمیوں کا حصہ دیا۔[۳]

حضرت اخوند درویزہ کے والد شیخ گدائی نے اگرچہ تعلیم حاصل نہیں کی تھی جس کی وجہ سے ان کا شمار علماء میں تو نہیں ہوتا تھا۔ مگر بزرگوں میں انہیں مقام ضرور حاصل تھا۔ نیز علم دوست ہونے کی وجہ سے علماء کی خاطر اور تواضع میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھتے تھے۔[۴]

آپ کی والدہ ماجدہ بی بی قرارہ بھی نیک سیرت اور پاکباز عورت تھیں۔ ان سے فرض نماز تو چھوڑیئے،

۱؎ جیون کے سات بیٹے تھے ان میں سے ایک کا نام متہ تھا۔ اور متہ کے بیٹے کا نام احمد اور احمد کے بیٹے کا نام ورغان تھا۔ یہی ورغان علاقہ مہمند سے نکل کر علاقہ یوسف زئی میں آیا اور موضع پاپینی میں سکونت اختیار کی۔ ورغان کا بیٹا سعدی بھی (جو حضرت اخوند درویزہ کا دادا تھا) ان کے ساتھ آیا۔

۲؎ آپ کا اصلی نام آدم ہے۔ اور والد کا نام ملی ہے۔ آپ شیخ ملی کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ کا تعلق قبیلہ دلہ زاک سے تھا۔ آپ انتہائی زاہد اور عابد شخص تھے۔ آپ کا بڑا کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے یوسف زئیوں کو اکٹھا کر کے انہیں سوات میں حکمرانی عطا کی۔ اور پھر اراضی کی تقسیم کا وہ انتظام کیا کہ انگریزوں سے قبل پورے صوبہ سرحد میں اس پر عمل ہوتا رہا۔ آپ کے اس کارنامے پر خوشحال خان خٹک نے کہا ہے کہ سوات میں دو چیزیں مشہور ہیں
(ایک اخون درویزہ کا مخزن اور دوسرا شیخ ملی کا دفتر)

۳؎ تذکرۃ الابرار والاشرار ص ۱۰۷، ۱۰۸ ۴؎ ارشاد الطالبین ص ۳۲۰

نماز تہجد بھی بلوغت کے بعد کبھی قضا نہیں ہوئی۔ کیونکہ ان کے والد (حضرت اخوند درویزہ کے نانا) قائم اللیل تھے۔ وہ جب بھی رات کے وقت تہجد کے لئے اٹھتے تو اپنی بیٹی قرارہ کو بھی نماز تہجد کے لئے اٹھاتے[1]

تعلیم و تربیت | ایسے نیک والدین کی اولاد بھی نیک ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت اخوند درویزہ بچپن ہی سے زہد اور ریاضت کی طرف مائل تھے۔ آپ بچپن ہی میں اللہ تعالیٰ کے ڈر اور خشیت الٰہی کی وجہ سے رویا کرتے تھے۔ اور آپ کی والدہ آپ کو بغیر وجہ بتائے رونے پر مارا کرتی تھی۔ مگر آپ عمر کی ایسی حد میں تھے کہ خود بھی وجہ گریہ معلوم نہ کر سکتے[2]

اس کے بعد آپ کے دل میں علم کا شوق پیدا ہوا۔ اسی دوران آپ ایک دن بونیر میں اپنے دوستوں کے ہمراہ شکار کی غرض سے کوہ جعفر کے قریب پہنچے کہ آپ کی طرف دو سفید ریش شخص عصا ہاتھ میں لئے نورانی چہرے والے آئے اور انہوں نے کہا "احسن الخالقین و رب العالمین" اور پھر غائب ہوگئے۔ آپ نے یہ سنا اور اپنے دل میں دہراتے ہوئے اپنی والدہ کو یہ حال سنایا۔ چنانچہ آپ کی والدہ نے تھوڑا سا میوہ (شیرینی) دے کر آپ کو مولانا مصر احمد کی خدمت میں پیش کیا۔ انہوں نے سبب یہ سنا تو فرمایا کہ اگر تم نے طلب علم میں کوشش کی تو تجھ سے اور اپنے زمانے کے اکثر علماء سے سبقت لے جاؤ گے۔ لہذا آپ حضرت اخوند درویزہ کے پہلے استاد مقرر ہوئے[3]

استاد صاحب نے پہلے دن آپ کو تختی پر حروف لکھائے۔ ظہر کا وقت تھا اور مغرب تک آپ نے لکھائی کے علاوہ اس کو زبانی بھی یاد کر لیا۔ قوت حافظہ کا یہ عالم تھا کہ روزانہ دو سورتیں یاد کر لیتے۔ اور ایک سال پورا ہونے تک آپ نے قرآن کریم مکمل حفظ کر لیا۔ اور کچھ ابتدائی کتابیں بھی پڑھ لیں۔ آپ نے ملا مصر احمد صاحب کے علاوہ جن نامی گرامی علماء سے علم کی پیاس بجھائی۔ ان میں ملا زنگی اور ملا سنجر پاپینی بھی شامل ہیں اس کے بعد آپ اپنے مرشد[4] کی طرح مزید علم سے بہرہ ور ہونے کے لئے ہندوستان تشریف لے گئے[5]

بیعت و خلافت | چونکہ بچپن ہی سے آپ میں خوف الٰہی غالب تھا۔ لیکن علم ظاہری سے فراغت کے بعد معرفت کیلئے کوشاں ہوئے تو بے قراری اور بے چینی مزید بڑھ گئی۔ چنانچہ اپنے استاد ملا سنجر کو یہ واقعات سنائے۔ جو آپ کو سید علی ترمذی المعروف پیر بابا کی خدمت میں لائے۔ لہذا حضرت پیر بابا

---

[1] ارشاد الطالبین ص ۱۶۰۔ [2] تذکرۃ الابرار والاشرار ص ۱۱۹ [3] ایضاً ص ۱۲۰ [4] مرشد سے مراد وہ پیر کامل ہے جو طب روحانی سے پوری واقفیت رکھتا ہو۔ اور ارشاد یعنی صراط مستقیم کی جانب راہ نمائی کرے (ماخوذ التکشف ص ۳۲۵) [5] تذکرۃ الابرار والاشرار ص ۱۲۱۔

آپ کو کچھ مواعظت اور نصیحت کی باتیں فرمائیں اور ایام بیض، صلوٰۃ اوابین اور پانچوں وقت کی نماز کو با جماعت ادا کرنا وغیرہ کا حکم دیا۔ اگرچہ آپ ان معاملات اور عبادات میں پہلے سے ثابت قدم تھے۔ ایک روز انہوں نے ظہر کے وقت آپ کو بلایا اور فرمایا کہ:

"مجھے خوب اچھی طرح غور کر کے بتاؤ کہ کون سے وقت اگر تمہیں ذکر کی تلقین کی جائے تو وہ تمہارے دل کی گہرائیوں میں اتر سکے گا؟ کیونکہ حضرت پیر بابا آپ کی اہلیت اور قابلیت کے معترف ہو چکے تھے۔ آپ نے خوب غور و فکر کے بعد عرض کیا کہ بعد نماز عشاء مناسب ہوگا۔[1]

حضرت اخوند درویزہ خود فرماتے ہیں کہ میں اپنے پیر و مرشد کی جانب سے پانچ خانوادوں سلسلہ کبرویہ، چشتیہ، عروجیہ، سہروردیہ، شطاریہ اور ناجیہ علاجیہ میں ماذون ہوا۔ اور یوں پھر تھوڑی ہی مدت میں آپ نے خدا کے فضل و کرم اور پیر و مرشد کی توجہ سے علم باطنی میں نمایاں ترقی کی۔ حضرت پیر بابا نے آپ کی روحانی کیفیت کو جب دیکھا تو وہ بے حد متاثر ہوئے اور آپ کو رسالہ "جام جہاں نما" عنایت فرمایا اور پھر آپ اس میں لکھی ہوئی تعلیمات پر تدبر و تفکر کرتے۔[2]

یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنے ظاہری و باطنی علم کی بنا پر علاقے کی گمراہیوں کو دور کرنے اور اسلامی تعلیمات کو عام کرنے میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ اور اس سلسلے میں زبان اور قلم کا خوب استعمال کیا ہے۔

وفات: آپ کی وفات کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ بعض عیسائیوں نے تربوز میں زہر دیا تھا اور اسی سے آپ شہید ہوئے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ انتقال باحتراق الشمس واقع ہوا ہے۔[3] آپ نے اپنی عمر کا آخری حصہ علاقہ یوسفزئی سے نکل کر پشاور میں گذارا۔ اور ۱۰۴۸ھ ۱۶۳۸ء میں یہیں وفات پائی۔ اس وقت آپ کی عمر ۱۰۹ برس کی تھی۔[4]

مزار: آپ کا مزار پشاور سے جنوب مشرق کی طرف ایک میل کے فاصلے پر ہزار خوانی روڈ پر واقع ہے مزار کے گرد میلوں میں پھیلا ہوا ایک قبرستان ہے جو آپ کے نام سے موسوم ہے۔ ہزار خوانی کے خان، خوانین اور بزرگ علماء اور زعماء سے راقم الحروف نے ملاقات کی ہے جنہوں نے قبرستان کے متعلق یہ روایت بیان کی ہے کہ یہ تقریباً پانچسو ایکڑ سے زیادہ زمین قبرستان کے لئے وقف ہے جس میں ہر خاص و عام کو دفن کرنے کی اجازت ہے۔

پشاور میں عام طور پر یہ مشہور ہے کہ جو بچہ غبی یا کند ذہن ہو یا جسے قرآن حفظ نہ ہوتا ہو وہ آپ کے مزار پر جا کر تین، پانچ یا سات مرتبہ بروز جمعرات قرآن شریف پڑھے اللہ کے فضل و کرم سے اس کی زبان رواں ہو جاتی ہے۔[5]

---

[1] تذکرۃ الابرار والاشرار صفحہ ۱۲۳ [2] ایضاً ۱۲۴ ۱۲۶ [3] اولیائے قصور ۲۶۸-۸۵ [4] ڈاکٹر محمد شفیع [5] صدہ کوثر ص ۳۰ پروفیسر محمد اکرم
[6] تذکرہ مشائخ سرحد صفحہ ۳۸

تصانیف حضرت اخوند درویزہ | حضرت اخوند درویزہؒ نہ صرف شعلہ بیان اور فصیح اللسان مقرر تھے بلکہ اپنے عہد کے ایک بلند پایہ صاحب تصنیف و تالیف بھی تھے۔ آپ نے پشتو، ہندی، عربی اور فارسی میں مختلف کتابیں لکھیں جس سے پشتو ادب کو بالخصوص فائدہ پہنچا۔ آپ نے پشتو زبان کی ارتقا میں غیر معمولی حصہ لیا جس کی وجہ سے آپ کا نام پشتو زبان کے خدمت گذاروں میں ہمیشہ عظمت سے لیا جائے گا۔ اور تقریباً ہر پشتون آپ کے نام نامی اسم گرامی سے متعارف ہے۔ اور یوں آپ ادب کے محسنین میں شمار ہوتے ہیں۔[1]

آپ کے مخالف بایزید انصاریؒ[2] کے متعلق صرف چار کتابوں کی تصنیف بیان ہوتی ہے جب کہ آپ کے متعلق فرانسیسی مستشرق "دمی ارستر" نے آپ کی تالیفات تقریباً پچاس بیان کی ہیں[3] جن میں سے مشہور یہ ہیں۔

۱۔ مخزن الاسلام | یہ کتاب "مخزن درویزہ" - "مخزن پشتو" اور "مخزن اخون" کے نام سے شہرت رکھتی ہے۔ اور نیم عروضی پشتو میں لکھی گئی ہے[4] کتاب مخزن اسلام مسجع اور مقفی ہے یہ ایک کتاب نہیں بلکہ کئی کتابوں کا مجموعہ ہے۔ اس کا ایک حصہ "منزل" - دوسرا "الف نامہ" اور تیسرا "کلمات الوفیہ" کے نام سے مشہور ہے۔ اور حضرت حاجی بہادر کوہاٹی المتوفی ۱۰۹۹ھ نے "تبیان الحقائق" کے نام سے اس کی شرح کی ہے۔ اس کتاب میں آپ کی اولاد نے خصوصاً آپ کی مدد کی[5]

بہر حال مخزن کا مقصد افغان قوم کو اسلامی علوم سے روشناس کرنا ہے۔ یہ افغان مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے لکھی گئی ہے۔ اس لئے دو تین سو سال گذر جانے کے بعد بھی اس کے ہزارہا نسخے لکھے گئے۔ مطبوعہ کے علاوہ اس کتاب کے مخطوطات بھی پشاور یونیورسٹی کے ایم اے پشتو کے نصاب میں بھی شامل ہے۔ پشتو اکیڈیمی نے فروری ۱۹۶۹ء میں مخزن کو زیور طبع سے آراستہ کیا۔

اس کتاب کی وجہ تالیف آپ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ

"الحاد اکثر معتقدات اہل بدعت در میان افغانان مشہور آمدہ۔ بواسطہ کثرت شیخان پیران متمردان آدم صورت و شیطان سیرت و بسبب ازدحام با تمام علمائے دنیاوی کہ دین را ایشان بدنیا طلبیدہ اند۔ و حق پوشیدن خیال کردہ اند"[6] (نعوذ باللہ)

ترجمہ۔ آج کل اکثر اہل بدعت کے معتقدات افغانوں کے درمیان مشہور و مروج ہیں۔ جو آدم صورت اشیطان سیرت

---

[1] رود کوثر ص ۳۷ [2] بایزید انصاری المعروف پیر روہنان و پیر تاریک کے حالات زندگی کے متعلق الحق کے قارئین کو عنقریب مستفید کیا جائے گا [3] دافغانستان فرمیالے ص ۱۸ از عبدالروف بینوا۔ [4] مد ۱۹ ایضاً [5] روحانی رابطہ ص ۵۷۵ (اس صفحے پر کتاب کے مصنف عبدالحلیم اثرنے آپکی اولاد نے لکھنے میں جو آپکی مدد کی صفحات کا شمار بھی تفصیل سے دیا ہے [6] مخزن ص ۲۳، ۲۴

اور سرکش شیخوں اور پیروں کے واسطے سے پھیلے ہوئے ہیں اور ان مسائل کی کثرت کا سبب وہ دنیا دار علماء بھی ہیں کہ جو دنیا کو دین کے عوض حاصل کر رہے ہیں اور حق کو چھپانے میں اپنی مصلحت سمجھتے ہیں۔ (اللہ کی پناہ)

یہ کتاب عقائد و عبادات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں آٹھ ابواب ہیں۔ اس کا پہلا باب تصوف پر ہے اس کا دوسرا باب واجبات نماز پر ہے۔ تیسرا باب نماز کی سنتوں پر اور چوتھا باب مستحبات کے متعلق ہے جب کہ پانچواں باب نماز میں حرام چیزوں اور چھٹا باب مکروہات نماز کا ہے۔ ساتواں باب مباح نماز اور آٹھواں باب مفسدات نماز پر مشتمل ہیں۔

نیز اس کتاب میں چار دیگر مندرجہ ذیل کتابیں بھی شامل ہیں [1]

۱. خلاصہ کیدانی۔

یہ علم فقہ کی مشہور کتاب ہے۔ اس میں نماز کے فقہی مسائل کا بیان ہے۔ اور اس کتاب کے متعلق فارسی کا یہ شعر بہت مشہور ہے۔

گر نہ دانی خلاصۂ کیدانی   تو طریق نماز کے دانی

اگر تو خلاصۂ کیدانی کو نہیں جانتا تو نماز پڑھنے کا طریقہ کیسے جانے گا۔

۲. رسالۂ قرأت

یہ رسالہ حضرت اخوند درویزہ نے خود مرتب کیا ہے۔ اس میں انہوں نے الفاظ کے مخارج کو پشتو زبان میں آسانی کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اور عربی زبان کے تلفظ اور صحیح مخارج ادا کرنے کے قواعد بیان کئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فن علم قرأت میں بھی آپ کو کافی دسترس حاصل تھی۔ ان کی یہ عظیم کوشش ادبی لحاظ سے بہت بڑی قیمتی ہے۔ اور افغان قوم کے لئے ایک عظیم ورثہ ہے۔

۳. کتاب العقائد [2]

یہ کتاب حضرت ابو حفص [3] نجم الدین نسفی (المتوفی ۵۳۷ھ - ۱۱۴۲ء) کی ہے۔ یہ علم کلام کے عقائد کے لحاظ سے مشہور کتاب ہے۔ اور یہ اسلامی مدرسوں میں پڑھائی جاتی ہے۔

---

[1] دیباچہ مخزن [2] علامہ سعد الدین التفتازانی المتوفی ۷۹۲ھ - ۱۳۸۷ء نے اس کتاب کی شرح لکھی ہے اور پھر مختلف علماء شرح در شرح لکھتے گئے۔ جو علماء کے نزدیک زیر بحث رہے۔ اگرچہ تراجم کرنے سے بھی آسان نہ ہو سکی۔ علامہ تفتازانی اپنے زمانے کے متبحر عالم تھے۔ مطول شرح تلخیص ان کی مشہور تصنیف ہے۔ کشاف وغیرہ پر بھی حاشیے لکھے ہیں۔ (لباب المعارف العلمیۃ) [3] نسف ماوراء النہر میں ایک گاؤں کا نام ہے جو علامہ کا مولد ہے اور ایک مشہور و نامور عالم ہیں عقائد نسفیہ میں اس نے اشاعرہ کے مسلمہ مسائل عقائد و نہایت اختصار اور جامعیت کے ساتھ لکھا ہے۔

يٰأيها الذين آمنوا اتقوا الله
حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ
إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝ وَاعْتَصِمُوا
بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

O ye who believe! Fear God as He should be feared, and die not except in a state of Islam. And hold fast, all together, by the Rope which God stretches out for you, and be not divided among yourselves.

PREMIER TOBACCO INDUSTRIES LIMITED